رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۱ روپے ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ روپے

جلد ۲۲	مطابق ۳۰ راگست ۱۹۳۴ء	یوم پنجشنبہ	۱۸ رجمادی الاول ۱۳۵۳ھ	نمبر ۲۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

۲۸ راگست حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے اپنے صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی دعوت ولیمہ اپنی کوٹھی واقعہ محلہ دار الفضل میں دی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ صحابہ مسیح موعود مقیم قادیان مختلف محلوں اور مضافات کے احمدی احباب اور قادیان کے بعض غیر احمدی دوست اس میں شامل ہوئے۔ اندازاً پانسو افراد نے کھانا کھایا۔ قادیان کے ہندوؤں میں اس خوشی کی تقریب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

۲۷ راگست۔ چودھری برکت علی صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ چودھری صاحب نے اس موقعہ پر بہت سے احباب کو دعوت چائے دی۔ اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے دعا کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے اور جھوٹے ہادی میں فرق

"جو شخص خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے۔ اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی جماعت کی کمزوری کو دور کرے۔ سچا ہادی کبھی خیانت نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جس طرز اور چال پر کوئی چلے خواہ اس کی زندگی اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہی ہو۔ وہ پروا نہ کرے۔ تو سمجھ لو کہ وہ خدا کی طرف سے اصلاح کے لئے نہیں آیا بلکہ شیطان اس کا قرین ہے۔ سچا ہادی جو دیکھتا ہے اس کی اصلاح کرتا ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ وہ کسی کی ذلت اور رسوائی نہیں کرنا چاہتا۔ مگر مریض کے امراض کو شناخت کر کے ان کا علاج بتاتا ہے!!" (الحکم ۱۴ راگست ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

تقرر امیر
پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کے انتخاب پر کثرت آراء کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے قاضی محمد یوسف صاحب کو اس انجمن کا ۳۰ر اپریل ۱۹۳۵ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ صوبہ سرحد کی تمام انجمنیں مطلع رہیں۔ ناظر اعلےٰ۔ ۲۶ر اگست۔

اعلانِ بیعت
میں نے ۱۵ر اگست ۱۹۳۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت کر لی ہے احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا کرے۔ اور صحیح معنوں میں احمدی بنائے۔ خاکسار محمد اقبال۔ کلرک پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ شہر سیالکوٹ۔

تبادلہ
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کا فیروزپور چھاؤنی سے لاہور چھاؤنی میں اور ڈاکٹر محمد شفیع صاحب وٹرنری اسسٹنٹ کا جڑانوالہ سے سنڈیانوالہ ضلع لائلپور میں تبادلہ ہو گیا ہے۔ دونوں اصحاب اپنی اپنی جماعتوں میں سرگرم اور مخلص کارکن تھے۔

شکریہ
میں ان سب احباب کا جنہوں نے میری ہمشیرہ اختر بیگم کی وفات پر مجھ سے یا میرے والدین سے اظہار ہمدردی فرمایا۔ اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار سردار احمد خان پوسٹل کلرک حویلیاں۔

درخواست ہائے دعا
(۱) چودھری محمد اشرف صاحب امریکہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ابھی تک بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

(۲) میرا لڑکا اور لڑکی امراض پھیپھڑہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد الدین از چونیاں (۳) عزیزم ابراہیم صاحب علیل ہیں۔ نیز میرا لڑکا روحانی بیمار ہے۔ دونوں کی جسمانی و روحانی صحت کے لئے، اور اس علاقہ میں جماعت کی ترقی کے لئے تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد یونس حکیم احمدی از ونیکوالہ (۴) برادرم عبدالقدیر خان صاحب اور ماسٹر عطاء اللہ خان صاحب سیکرٹری تبلیغ کاٹھ گڑھ چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالرحیم خان۔ قادیان (۵) میری لڑکی امۃ الغفور بیگم اور اس کی والدہ علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے خاکسار عبدالغفور خان۔ کراچی۔ (۶) میرے والد مرزا حسین بیگ صاحب پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اپریشن سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے۔ مرض بہت تکلیف دہ ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا معظم بیگ از حلاس۔ (۷) خاکسار کا لڑکا ام الصبیان میں مبتلا ہے۔ سال میں دو دفعہ خطرناک دورہ ہو جاتا ہے۔ احباب اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار امام بخش۔ سکنہ شاہ یوسف۔ (۸) گلگت۔ (۲۷۔ اگست) عبدالکریم خان صاحب یوسف زئی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ گپس کو جاتے ہوئے گلگت پہونچ گیا ہوں۔ تمام قافلہ بخیریت ہے آگے صرف تین روز کا سفر رہ گیا ہے۔ موسم خدا کے فضل سے خوشگوار ہے تمام احمدی دوست بحفاظت منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے دعا کریں۔ (۹) میری اہلیہ اور بچے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت دے۔ خاکسار محمد عبید اللہ۔ از چکوال۔ (۱۰) میرے گاؤں بلکہ آس پاس میں بھی کوئی دوسرا احمدی نہیں میں ہی اکیلا ہوں۔ حتےٰ کہ میری اہلیہ و والدہ بھی غیر احمدی ہیں۔ سب کے سب بائیکاٹ کر کے ہر ایک طرح کی ایذا رسانی۔ اور تکلیف دہی پر کمربستہ ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ مجھے ہر قسم کے شرور سے محفوظ رکھے۔ خاکسار گوہر علی خان مقام دہنی پور اڑیسہ۔ (۱۱) پچھلے دنوں ہم نے یہاں مناظرہ کرایا تھا۔ اب گو لوگ بہت مخالفت کر رہے ہیں۔ مگر تبلیغ کا کام باقاعدہ جاری ہے۔ جمعہ کے لئے شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ بمعہ میاں محمد شریف صاحب لائلپور سے آئے۔ جمعہ کی تقریر غیر احمدیوں نے بھی سنی۔ بہت گہرا اثر ہے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ مخالفت دور کر دے اور احمدیت کو ترقی اور تقویت حاصل ہو۔ خاکسار چودھری غلام حیدر چک ۱۰۸ لائلپور۔

ولادت
(۱) چودھری غلام سرور صاحب کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ خدا تعالےٰ عمر دراز فرمائے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا خادم بنائے۔ خاکسار ظفر الحسن۔ رذمک۔

(۲) خاکسار کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے ۷ر اگست لڑکا پیدا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے شریف احمد نام رکھا احباب دعا کریں۔ مولا کریم مولود کو صالح اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر دے۔ خاکسار صالح محمد از امراؤتی۔

دعائے مغفرت
۱۔ خاکسار کا لڑکا خلیل احمد فوت ہو گیا ہے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار حکیم محمد اسمٰعیل۔ از پیر کوٹ۔ (۲) میرا نوجوان بھائی علی بخش ۱۹ر اگست فوت ہو گیا۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار برکت علی از ابل چک۔

عقیدت کے پھول

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں

ملی عزت مجھے فضلِ خدا سے۔
غلامیٔ حبیبِ کبریا سے

کہ بھیجوں میں صبا کے ہاتھ پیغام
کہے جا کر امام الاتقیا سے

امیر المومنیں فضلِ عمرؓ سے
جناب مظہرِ ربّ العلا سے

خلیفہ ہے رسول اللہ کا تو
ترا رتبہ ہے بڑھکر اولیا سے

قمر روحانیت کا ہے تو محمودؓ
فروزاں ہے جہاں تیری ضیا سے

صداقت کی سند تجھ کو ملی ہے
خدا سے اور اس کے انبیا سے

ہے جامِ بادۂ عرفاں ترے پاس
تری جانب چلے آتے ہیں پیاسے

تیری روحانیت کا یہ اثر ہے
کہ مردے کر دیئے زندہ دعا سے

مثیل حضرت عثمانؓ ہے تو
نظر رہتی ہے نیچے ہی حیا سے

ہوا ہے ختم تجھ پر فہم قرآں
ہوئی حاصل یہ نعمت اتقا سے

عدوانِ صداقت "اہل پیغام"
جو ہیں بھٹکے ہوئے راہ ہدیٰ سے

یہ ان کے کذب پر ہے اک شہادت
کہ نکلے وہ نبی کی "تخت گہ" سے

نہ اہل بیت سے رکھتے عداوت
"یزیدی" نام کیوں پاتے خدا سے

تیری تقدیس کا شاہد خدا ہے
ترا منکر ہے والد اشقیا سے

عبدالجلیل خان۔ عشرت۔ متعلم بی اے کلاس
اسلامیہ کالج۔ لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۷ قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۲۲

آئندہ انتخابات اور مسلمان

سیاسی لحاظ سے ایسا نازک وقت مسلمانوں پر اور کونسا آسکتا ہے جبکہ ایک طرف تو ہندو وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کو مسترد کرانے کے لئے ہندو مہاسبھا کے مرکز پر اپنی ساری طاقتیں مجتمع کر رہے۔ اور اپنے نقطۂ نگاہ کے لحاظ سے بہترین نمائندے منتخب کرنے کے انتظامات میں مصروف ہیں۔ اور دوسری طرف کانگرس مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے اور انہیں خطرناک فریب میں مبتلا رکھنے کے لئے گویہ فیصلہ کر چکی ہے کہ وہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو نہ قبول کرتی ہے۔ اور نہ مسترد۔ لیکن باوجود اس کے فرقہ وارانہ فیصلہ کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کیونکہ وہ قرطاس ابیض کو مسترد کرانا اپنا مقصد قرار دے چکی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ رہی ہے۔ کہ قرطاس ابیض کے مسترد ہونے پر فرقہ وارانہ فیصلہ خود بخود کالعدم ہو جائے گا۔ اور اسی غرض کے ماتحت نمائندے منتخب کرنا چاہتی ہے۔

ایسی حالت میں مسلمانان ہند کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ اسمبلی اور کونسلوں کے انتخابات کے متعلق متحدہ طور پر ایسا انتظام کریں۔ کہ بہترین قابلیت کے لوگ ان کے نمائندے منتخب ہوں جن کے پیش نظر ایک خاص پروگرام اور خاص لائحہ عمل ہو۔ تاکہ وہ مسلمانوں کے سیاسی و ملی حقوق کی عمدگی کے ساتھ حفاظت کر سکیں۔ اور ان ریشہ دوانیوں کو بے اثر بنا سکیں۔ جو اسلامی حقوق کو نقصان پہنچانے والے مخالفانہ حلقوں کی طرف سے زیادہ شدت اور زیادہ تنظیم کے ساتھ رونما ہونے والی ہیں۔

اس بات کو محسوس کرتے ہوئے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ گذشتہ ایام میں متفقہ اور متحدہ عمل کے فقدان کی وجہ سے مسلمان سخت نقصان اٹھا چکے ہیں۔ سرکردہ مسلمانوں نے ضروری سمجھا۔ کہ مسلمانوں کے حقوق و مطالبات کی ترتیب و تحفظ کے متعلق اس وقت جو زیادہ سے زیادہ اتحاد پایا جاتا ہے۔ اسے نہ صرف برقرار رکھا جائے بلکہ اور زیادہ مضبوط بنایا جائے۔ اور آئندہ اصلاحات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کیلئے ایسی تدابیر اختیار کی جائیں۔ کہ مسلمانوں کو ملکی معاملات پر پورا پورا اثر و رسوخ ڈالنے کا موقعہ حاصل رہے۔ چنانچہ حال میں آل انڈیا مسلم کانفرنس۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ نے آئندہ انتخابات کے لئے ایک مشترکہ پارلیمنٹری مجلس بنائی ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ مسلمان صرف ان امیدواروں کو ووٹ دیں۔ جو آل انڈیا مسلم کانفرنس یا آل انڈیا مسلم لیگ کے اصول اور پالیسی کی حمایت کرتے ہوئے اعتماد حاصل کر چکے ہیں۔ اور جو آئندہ مسلمانوں کے حقوق۔ اور انکے مطالبات کو پورا کرانے کا عہد کریں۔

حالات کی نزاکت اور مخالفانہ طاقتوں کی شدت کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں کی کسی پارٹی کو "لیگ کانفرنس پارلیمنٹری مجلس" کے لائحہ عمل سے اختلاف نہ ہو۔ اور مسلمانوں کی ہر مجلس اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرے مگر اس سلسلہ میں مسلم یونٹی بورڈ کی قائم کردہ انتخابی مجلس کا رویہ بہت مایوس کن اور نقصان رساں نظر آتا ہے۔ کیونکہ اس نے جمہور مسلمانانِ ہند کے منشا کے خلاف کانگرس کی تازہ روش کی تائید کی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ان اصحاب نے اگر علیحدہ طور پر اپنی "انتخابی مجلس" کو قائم رکھا۔ تو اس میں اور "لیگ کانفرنس پارلیمنٹری مجلس" میں تصادم ناگزیر ہو جائے گا۔ اور بجائے اس کے کہ مسلمانوں کی جد وجہد بہترین نمائندے منتخب کرنے میں صرف ہو۔ آپس کی کش مکش شروع ہو جائے گی۔ اور اس کا جو نتیجہ رونما ہوگا۔ وہ پوشیدہ نہیں۔ اس تصادم کو روکنے اور اس کے نقصانات سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے ورنہ خطرہ ہے۔ کہ ایسا عنصر جو کانگرس کی طرف جھکا ہوا ہے اور جو مسلمانوں کے اتحاد میں حائل ہو رہا ہے۔ وہ ان دونوں مجالس کو اندرونی اختلاف و انشقاق میں مبتلا کر دے گا۔ یہ خطرہ بلاوجہ نہیں۔ بلکہ مولوی کفایت اللہ صاحب کی جمعیۃ نے تو اسے واقعہ کی شکل دینی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ مسلم یونٹی بورڈ کا جو اجلاس حال ہی میں لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ اس میں اول تو مذکورہ بالا جمعیۃ کے ارکان نے قدم قدم پر گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور کئی مرتبہ جلسہ درہم برہم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ اور آخر وہ اپنے اس مطالبہ کے نامنظور ہونے پر جلسہ کی کارروائی میں حصہ لینے سے علیحدہ ہو گئے۔ کہ جمعیۃ علماء صرف ان امیدواروں کی تائید وحمایت کرے گی۔ جو جمعیۃ کو اس بات کا اطمینان دلائیں کہ کم از کم مذہبی معاملات میں وہ اسکی راہ نمائی قبول کریں گے۔

گویا جمعیۃ العلماء دہلی جس کا اب بھی دعوےٰ ہے کہ وہ یونٹی بورڈ کا ایک نمایاں گروپ ہے۔ اپنا یہ حق قائم کرنا چاہتی ہے۔ کہ خواہ بورڈ کثرت آراء سے کسی امیدوار کو منتخب کر لے۔ جب تک اسے جمعیۃ منظور نہ کرے۔ بورڈ کا فیصلہ کالعدم سمجھا جائے۔

اس کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ مسلم یونیٹی بورڈ کا کام محض "جمعیۃ العلماء" کے منشاء اور مرضی کی تعمیل کرنا ہو۔ خود کسی قسم کے فیصلہ کا اسے کوئی اختیار نہ ہو اور پھر جمعیۃ العلماء بھی وہ جو مسلمانوں کی کوئی متفقہ۔ اور متحدہ جماعت نہیں ہے بلکہ ایک خاص طبقہ اور خاص خیال کے علماء پر مشتمل ہے۔ اور دوسری جمعیۃ العلماء ہند اپنے وجود سے ثابت کر رہی ہے۔ کہ مولوی کفایت اللہ صاحب کی جمعیۃ العلماء کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ تمام مسلمانانِ ہند کی مذہبی راہ نمائی کی دعویدار بن کر کھڑی ہو سکے۔

پس یہ کسی صورت میں بھی ممکن نہیں۔ کہ اس جمعیۃ کا یہ مطالبہ منظور کیا جا سکے۔ کہ ہر مسلمان امیدوار کونسل و اسمبلی مذہبی معاملات میں اس کی راہ نمائی قبول کرنے کا اقرار کرے۔ اس جمعیۃ کی ساری زندگی اس بات کا کھلا کھلا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ کہ اس نے پیش آمدہ حالات میں نہایت ہی غلط راہ نمائی کی۔ اور اسلام کی طرف خواہ مخواہ ایسی باتیں منسوب کیں۔ جن پر وہ خود بھی عمل جاری نہ رکھ سکی اور اس طرح اسلام کو غیروں کی نظروں میں اس نے ذلیل کرایا۔

یہ اچھا ہوا۔ کہ یونٹی بورڈ نے جمعیۃ کے مطالبہ کو مسترد کر دیا۔ مگر جمعیۃ نے پہلے ہی دن اپنے نہایت نامعقول مطالبہ کے ذریعہ اختلاف و انشقاق کی بنیاد تو رکھ دی۔ ہمارے نزدیک اگر یونٹی بورڈ۔ اور لیگ کانفرنس پارلیمنٹری مجلس متحدہ طور پر کام کرنا شروع کر دیا۔ تو وہ اس قسم کے انشقاق کو بہت آسانی کے ساتھ مٹا سکیں۔ یا کم از کم اسے بے اثر بنا سکیں۔ اور پھر مسلمانوں کی مفید خدمت سرانجام دے سکیں۔

اخبار "النجم" میں اسلام کی تحقیر

لکھنؤ کا بدزبان اور بدگو اخبار "النجم" جو مملکت نظام میں اپنے داخلہ کی بندش پر چراغ پا ہو کر فرمان خسروی کو "نادری حکم" قرار دے رہا ہے۔ چند ہی روز قبل بزعم خویش حضور نظام کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے

طلار ہا تھا۔ اور نہ معلوم اپنے دل میں کیا کیا توقعات رکھتا تھا۔ حالانکہ اس کی تعریف نادان دوست کی بے ہودہ سرائی سے زیادہ وقعت نہ رکھتی تھی۔ اور اس کی دوسری بے ہودگیاں اگر نظر انداز بھی کر دی جاتیں۔ تو اس کا ایک فقرہ ہی جو اس نے ۲ر اگست کے پرچہ میں لکھا۔ اتنا معیوب اور اس قدر خلاف تہذیب ہے۔ کہ ایسی حکومت جس کا حکمران اسلام کی طرف منسوب ہونا باعث نجات سمجھتا ہو۔ اس میں ایسے جہالت آمیز اخبار کا داخلہ قطعاً موزون نہیں جو تعریف و مذمت میں بھی فرق نہیں کر سکتا اور جس کے متعلق اسلام کے مخالفین کو بھی یہ کہنا پڑا۔ کہ "اس نے شاہ مذکور کی خوشامد ایسے الفاظ میں کی ہے۔ جو اسلام کی شان و شوکت کو بلند کرنے کی بجائے ذلیل کرنے والے ہیں۔" چنانچہ "النجم" نے لکھا:-

"اعلیٰحضرت کی ذات ستودہ صفات پر ہم مسلمانوں کو فخر ہے۔ اور لساناً اور قلباً اس امر کے معترف ہیں۔ کہ آج اسلام کی کھوئی ہوئی عزت دکن کے اسی غریب نواز ملک الجلال کی جوتیوں سے وابستہ ہے۔" نعوذ باللہ من ذالک۔

کوئی شخص جس کے دل میں اسلام کی کچھ بھی عزت و وقعت ہو۔ کسی شہنشاہ کے متعلق بھی اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا گوارا نہیں کرے گا۔ جس قسم کے "النجم" نے حضور نظام کے متعلق استعمال کر کے اپنی جہالت اور نادانی کا ثبوت پیش کیا۔ اور جن کے متعلق ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر حضور نظام کے سمع مبارک تک پہنچے۔ تو آپ پر نہایت ہی ناگوار گزرے ہونگے یہ ہے اس اخبار کی اسلام دوستی جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ مسلمانان ہند کا "واحد دینی اخبار" ہے۔

احراریوں کے متعلق سرکردہ مسلمان کا خیال

خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں گو مختصر طور پر مگر جامع الفاظ میں اس بات پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ احراریوں کا طریق عمل مسلمانوں کے لئے کس قدر نقصان رساں ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"جہاں تک احراریوں کے عقیدہ کا تعلق ہے وہ دل سے کانگرس کے ساتھ ہیں۔ ابھی اگلے روز ہی اُن کے ایک لیڈر مسٹر مظہر علی نے اس امر سے انکار کرتے ہوئے کہ احرار کھلم کھلا کانگرس میں شامل ہوں گے تسلیم کیا تھا۔ کہ احراریوں کو کانگرس کا ممبر بننے کی اجازت ہے۔ اور کئی احراری اس وقت کانگرس کے ممبر ہیں۔ سرکردہ مسلمان احراریوں کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں اس کا پتہ مسٹر گابا کے نام ممدوٹ کے نواب شاہ نواب خاں کے خط سے چلتا ہے۔ نواب صاحب کے خط کا مضمون یہ ہے:-

اسمبلی کے انتخابات میں مَیں نے آپ کی حمایت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اس شرط پر کہ آپ کے مقابلہ میں آپ سے بہتر کوئی امیدوار کھڑا نہ ہوا۔ اب جبکہ حاجی رحیم بخش آپ کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں انہیں آپ پر ترجیح دیتا ہوں۔ آپ احرار ٹکٹ پر کھڑے ہوئے ہیں۔ پچھلے تجربہ کی بنا پر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ احراریوں کی پالیسی مسلم مفاد کے خلاف ہی ہے اس لئے میں آپ کی حمایت نہیں کر سکتا۔"

احراری اپنی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے فی الواقعہ اس قابل ہیں۔ کہ مسلمان ان پر قطعاً اعتماد نہ کریں۔ اور نہ ان کی کسی تحریک کو خواہ وہ مذہب کے نام پر کی جائے۔ یا سیاسی اغراض کے ماتحت کچھ وقعت دی جائے۔

گاندھی جی کی نئی چال

گزشتہ پرچہ میں جس ہندو کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ اس نے ریاست مانگرول میں مسلمانوں کو گائے کا گوشت استعمال کرنے سے روکنے کے لئے فاقہ کشی کر رکھی ہے۔ اس کے نام گاندھی جی نے ایک خط لکھا ہے۔ جس میں یہ تحریک کی ہے۔ کہ آپ مہاجنوں کو مانگرول ریاست کے ساتھ گفت و شنید کا موقعہ دیں۔ اور فی الحال برت معطل کر دیں۔ اگر مہاجن ناکام رہیں۔ تو آپ کو اسے پھر شروع کرنے کی آزادی ہوگی۔ جونہی آپ کی صحت اچھی ہو جائے۔ آپ میرے پاس آئیں۔ میں آپ کو گئو سیوا کا اصول سمجھاؤں گا۔

مانگرول میں گائے کشی روکنے کے لئے فاقہ کرنے والے شخص کی نادانی میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ لیکن گاندھی جی اس کی حرکت کو جس رنگ میں وقعت دے رہے ہیں۔ اس کے فتنہ انگیز ہونے میں بھی کلام نہیں۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں روزانہ ۷۰ ہزار کے قریب گائیں ذبح کی جاتی ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ اگر ریاست مانگرول میں "گئو ہتیا" بند ہو گئی۔ تو اس سے تمام ہندوستان میں بند نہ ہو جائے گی۔ لیکن باوجود اس کے فاقہ کشی کی حرکت کو فضول اور لغو قرار دینے کی بجائے اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ اور اپنے پاس بلا کر "گئو سیوا کا اصول" سمجھانا چاہتے ہیں۔ ایک معمولی سے معاملہ میں جن لوگوں کی اندرونی حالت اس طرح بے نقاب ہو جائے ان پر اہم امور کے بارے میں مسلمان کیونکر اعتماد کر سکتے ہیں۔ حیرت ہے۔ کہ ہندوؤں کو گئو سیوا کا خیال اسی وقت آتا ہے۔ جب وہ مسلمانوں کے خلاف کسی جگہ فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ایسے ہی گئو رکھشا کر نیوالے ہیں۔ تو کیوں چھاؤنیوں میں گائے کشی بند نہیں کراتے۔

"سوامی دیانند اور اُن کی تعلیم"

کچھ عرصہ ہوا۔ اس نام سے خواجہ غلام الحسنین صاحب پانی پتی نے ایک کتاب لکھی تھی۔ جس میں نہایت متانت اور سنجیدگی سے بانی آریہ سماج کی تعلیم پیش کی تھی۔ اس وقت ہم نے بھی اس کتاب پر ریویو کیا تھا۔ اور دوسرے اخبارات میں بھی اس کا ذکر آیا تھا۔ اگر اس میں کوئی بات ایسی ہوتی جس پر آریوں کو شور مچانے کا موقعہ مل سکتا۔ تو وہ ضرور اسی وقت آسمان سر پر اٹھا لیتے۔ مگر وہ خاموش رہے۔ اور اب جلسے کر کے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ حکومت اس کتاب کو ضبط کر لے۔ چونکہ یہ کتاب آریہ لٹریچر کی روشنی میں لکھی گئی ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ اس کا معقول جواب لکھنے سے قاصر رہ کر اس کی ضبطی کا سوال اٹھا رہے ہیں۔ اور بالکل غلط اور جھوٹے طور پر یہ الزام لگا رہے ہیں۔ کہ اس میں آریوں کی دل آزاری کی گئی ہے امید ہے۔ کہ حکومت پر آریوں کی غلط بیانی واضح ہو چکی ہوگی۔ اور وہ ان کے بے جا شور و شر کو کوئی وقعت نہ دے گی۔

احراریوں میں بچھو اور سانپ کا زہر

احراریوں نے پنجاب میں جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا نام لے کر جو شور مچا رکھا ہے۔ اس کے متعلق ایک ہندو اخبار "ارجن" کی رائے ملاحظہ ہو۔ جو لکھتا ہے:-

"بچھو اور سانپ بعض اوقات بڑی غضب ناک صورت میں پائے جاتے ہیں۔ اور اس صورت میں وہ اپنے ہی جسم میں ڈنک مارنے لگتے ہیں۔ جن مسلمانوں نے فرقہ پرستی کی زہر کی گھونٹ پی لی ہے۔ ان کی یہی صورت ہے۔ پنجاب کے احراری مسلمانوں نے آواز اٹھائی ہے۔ کہ چودھری ظفر اللہ کو وائسرائے کی انتظامیہ کونسل کا ممبر نہ بنایا جائے۔ کیونکہ وہ قادیانی ہیں۔ بہت اچھا ہے۔ ہندو تو سرکاری نوکری سے نکل ہی گئے ان سے لڑنے کا موقعہ نہیں رہا۔ تو آپس میں ہی سہی۔ اب شیعہ سُنی۔ قادیانی احرار وغیرہ آپس میں ہی ایک دوسرے کو نوچیں گے۔ گھسوٹیں گے۔ زہر بڑھ گیا ہے۔ تو وہ اپنا اثر دکھا کر ہی رہے گا۔"

ایک طرف احراریوں کی فتنہ انگیزیوں کو دیکھیے۔ دوسری طرف ایک متعصب غیر مسلم اخبار کی مندرجہ سطور ملاحظہ فرمایئے اور پھر بتایئے کہ ہر درد مند مسلمان کا سر ندامت کے مارے جھک جائے گا۔ یا نہیں۔ ہندو خوش ہو رہے ہیں۔ کہ مسلمان باہمی نوچ گھسوٹ میں مبتلا ہیں۔ بچھو اور سانپ کی طرح اپنے ہی جسم میں ڈنک مار رہے ہیں۔ اور احراری اس کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

اسلام پر اعتراضات کے جواب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گورو گوبند سنگھ جی کی جنگوں میں فرق

کچھ عرصہ ہوا پونہ کے ایک اسلامی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا تھا۔

"حضرت محمد ایک زبردست پیغمبر تھے۔ وہ متلاشی حق اور خدا ترس بزرگ تھے۔ وہ ایک فقیر تھے۔ اور انہوں نے دنیا کی تمام چیزوں کو ترک کر دیا تھا۔ ان کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے بے حد رحم تھا"۔

اس پر سکھ اخبار "شیر پنجاب" (۱۸ جولائی) نے گاندھی جی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ "اخلاقیات میں ایک باضابطہ مفکر نہیں سمجھے جا سکتے" اور اس کی وجہ یہ پیش کی ہے۔ کہ "۱۹۲۱ء میں مہاتما گاندھی نے فخر کائنات شری گورو گوبند سنگھ جی کو گمراہ محب وطن کا خطاب دیا تھا۔ جب ان سے اس خلاف امید اور حیرت انگیز طرز بیان کی وجہ پوچھی گئی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ گورو بند سنگھ اگرچہ واقعی محب وطن تھے۔ لیکن چونکہ انہوں نے اپنی زندگی میں تشدد سے کام لیا۔ اس لئے وہ ایک ستیہ آگرہی کی نظروں میں گمراہ تھے۔ اور انہیں مجبوراً گمراہ محب وطن ہی کہنا پڑتا ہے"۔

گاندھی جی پر "شیر پنجاب" کا اعتراض

اس بناء پر "شیر پنجاب" نے لکھا ہے۔ کہ

"وہ تشدد جو گورو گوبند سنگھ جی کو جنگ وجدل میں دشمنوں کا مقابلہ کرتے وقت استعمال کرنا پڑا۔ مہاتما گاندھی کے نزدیک ایک مذموم تشدد تھا۔ تو کیا وہ اس تشدد کو فراموش کر سکتے ہیں۔ جو محمد صاحب کو اپنی زندگی میں استعمال کرنا پڑا۔ انہوں نے پیش قدمی کی ہو۔ یا مزاحمت سے کام لیا بہر حال یہ تاریخ کا فتوے ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب نے اپنی زندگی میں خون کے دریا بہا دیئے۔ مہاتما گاندھی کس مونہہ سے بھارت کے پیغمبر گورو گوبند سنگھ کو گمراہ کہتے ہیں۔ اور عرب کے پیغمبر محمد صاحب کو دنیا کا سچا رہنما بتاتے ہیں۔ ان کے ستیہ گرہ کے فلسفہ کی معقولیت کہاں ہے ایک ہی قسم کے واقعہ کے دو متضاد اور برعکس معنے نکالنے کا انہیں کیا حق ہے"؟

"شیر پنجاب" کی غلط فہمی

"شیر پنجاب" نے یہ جو کچھ کہا ہے۔ اس کی وجہ یہی غلط فہمی ہے۔ کہ ایک ہی قسم کے واقعہ کے دو متضاد اور برعکس معنے نکالے گئے ہیں۔ کیونکہ ان واقعات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور یہ فرق ہر غیر متعصب اور حق پسند انسان کو نمایاں طور پر نظر آ سکتا ہے۔ گاندھی جی کو بھی اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تو یہ نظر آیا۔ کہ آپ کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے بے حد رحم تھا۔ اور گورو گوبند سنگھ جی کو انہوں نے گمراہ محب وطن کے لباس میں دیکھا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس فرق کو مختصراً "شیر پنجاب" کی آگاہی کے لئے پیش کر دیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ آپ نے جن لڑائیوں میں حصہ لیا۔ وہ ایسی تھیں۔ جنہوں نے آپ کو مجبور کر دیا۔ کہ آپ اس طرف متوجہ ہوں۔ اور آپ کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تھا۔ کہ مدافعت کے لئے کھڑے ہوں۔ آپ تیرہ سال تک مکہ میں رہے۔ اور دشمنوں کے انتہائی مظالم کا نشانہ بنے۔ آپ کو اور آپ کے صحابہ کو دشمنوں نے طرح طرح کی تکلیفیں دیں۔ کئی سال تک آپ کا سخت بائیکاٹ کئے رکھا۔ آپ کے کئی صحابہ کو نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا۔ انہیں گرم گرم ریت پر لٹا کر بڑے بڑے وزنی پتھروں کے نیچے دبا دیا گیا۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جو ظلم و ستم کئے گئے وہ نہایت ہی روح فرسا اور کپکپا دینے والے ہیں۔ آپ کی توہین و تحقیر کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ غرضیکہ کفار نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ اور آخران کو اپنا وطن عزیز۔ احباب و رشتہ دار اور اموال و املاک کو ترک کر کے مکہ سے بھاگنا پڑا۔ اور انہوں نے حبشہ میں جا کر پناہ لی۔ مگر دشمنوں نے پھر بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور یہ گوارا نہ کیا۔ کہ وہاں وہ امن سے زندگی کے دن گذار سکیں۔ انہیں واپس لانے کے لئے پورا پورا زور لگایا۔ اس قدر تکالیف دینے کے باوجود بھی ان کا جی نہ بھرا۔ اور وہ بدستور ستم آرائیوں میں مصروف رہے۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مکہ سے ہجرت کرنی پڑی۔ اس میں بھی روکاوٹیں پیدا کی گئیں۔ آپ کے مکان کے گرد پہرہ لگا دیا گیا۔ کہ زندہ نکلنے نہ پائیں۔ اور جب آپ اللہ تعالےٰ کے فضل سے صحیح و سالم نکل گئے۔ تو آپ کا تعاقب کیا گیا۔ آپ کی گرفتاری کے لئے گراں قدر انعام مقرر کئے گئے۔ مدینہ پہنچنے پر اہل مدینہ کو دھمکیاں دی گئیں۔ کہ اگر مسلمانوں کو مدینہ سے نکال نہ دو گے۔ تو ہم حملہ کر کے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اور تمہاری عورتوں کو غلام بنا لیں گے پھر ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پورا زور لگایا گیا۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم الٰہی کے ماتحت ان کا مقابلہ کیا؛

سکھ گوروؤں کی پوزیشن

اس کے بالمقابل سکھوں کی حالت بالکل مختلف ہے اس زمانہ کی حکومت کی طرف سے ان کے ساتھ کوئی تعرض نہ کیا گیا۔ اور جب تک وہ ایک مذہبی تحریک رہی۔ حکومت نے ان کے خلاف کسی قسم کی تعزیری کارروائی کی ضرورت نہ سمجھی۔ حتیٰ کہ اس تحریک نے فوجی صورت اختیار کرنا شروع کر دی۔ تاریخ گورو خالصہ مصنفہ سردار سندر سنگھ صاحب ایم ایس سی پروفیسر خالصہ کالج گجرانوالہ نے تسلیم کیا ہے کہ وہ سکھوں کو فوجی تعلیم گورو ہر گوبند جی سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ اور جیسا کہ ان کے سوانحی حالات سے معلوم ہو جائے گا۔ اس گورو کے وقت سے ہی سکھوں نے شاہی فوجوں سے مقابلے شروع کر دیئے تھے۔" (صفحہ ۱۱۴) گورو ہر گوبند جی نے امرتسر میں باقاعدہ دربار لگانا شروع کر دیا۔ حکومت کی دست اندازی کے قابل مقدمات فیصل کرنے لگے۔ اسلحہ جات جمع کئے گئے اور اپنی زندگی کی روش ایسی بنالی۔ کہ ان کے چچا زاد بھائی نے ہی حکومت وقت سے یہ شکایت کی۔ کہ "گورو ہر گوبند پنجاب میں بغاوت پھیلا رہا ہے۔ اپنے پاس چوروں اور ڈاکوؤں کو پناہ دیتا۔ اور فوج جمع کر رہا ہے" مگر باوجود اس کے بادشاہ نے ان کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہ کی۔ بلکہ ان کو اپنے پاس بلایا۔ اور نہایت احترام سے پیش آیا۔ لیکن سکھوں کی روش میں پھر بھی تبدیلی نہ ہوئی۔ اور وہ برابر خودسری میں بڑھتے گئے حتیٰ کہ شاہجہان بادشاہ ہند

کو مجبوراً ان کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ کیونکہ سکھ حکومت کو پریشان کرنے میں مصروف ہو گئے تھے ؛

گورو گوبند سنگھ جی کا مشن

گورو گوبند سنگھ جی نے تو اس حالت کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور ان کی راہ نمائی میں سکھ ملک کے امن وامان کے لئے ایک مستقل خطرہ کی صورت اختیار کر گئے۔ انہوں نے متوازی حکومت قائم کر لی۔ پھر بندا بیراگی کے ذریعہ مسلمانوں پر جو مظالم برپا کرائے گئے۔ وہ بھی گورو بند سنگھ کا ہی کارنامہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور مختصر تو یہ ہے۔ کہ گورو صاحب نے قائم شدہ حکومت کا تختہ الٹ کر اپنی حکومت قائم کرنا اپنا مقصد قرار دے لیا تھا۔ چنانچہ لالہ دولت رائے صاحب نے جو گورو گوبند سنگھ جی اور بندہ بیراگی دونوں کے پرجوش معتقد ہیں۔ ایک تصنیف "سوانح عمری بہادر بندہ بیراگی" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ جس میں بندہ بیراگی کا مقام بہت ارفع اور اعلےٰ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور گورو گوبند سنگھ جی کی تعریف میں بے حد مبالغہ کیا گیا ہے لیکن اس حقیقت کا انہیں صاف الفاظ میں اعتراف کرنا پڑا ہے کہ "گورو گوبند سنگھ نے اپنی تمام ہمت اور قوت اس نقطہ پر خرچ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ مسلمانوں کی پولیٹیکل طاقت کو پامال کر کے ہندو طاقت کو بحال کرے۔ اس بنیاد پر خالصہ دھرم کی بنیاد رکھی تھی۔ اسی خیال سے سکھوں کی قلیل جماعت سے شاہی اور راجوں کی فوج کا مقابلہ کیا تھا۔ اور اسی دھن میں اپنے دو بیٹوں کو میدان جنگ میں قربان کیا تھا" (صفحہ ۱۵) ظاہر ہے۔ کہ کوئی حکومت بھی کسی کو اس بات کا موقع نہیں دے سکتی کہ وہ اس کے خلاف شورش پھیلائے اور اسے تباہ کرنے میں لگا رہے سکھوں نے جب اس قسم کی حرکات کیں۔ تو حکومت کا حق تھا۔ کہ ان کے خلاف قدم اٹھاتی۔ اور اس کی ساری ذمہ داری گورو گوبند سنگھ جی وغیرہ پر عائد ہوتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگیں

اس کے مقابلہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کوئی حکومت قائم نہ کرنا چاہتے تھے۔ کسی بادشاہت کے آرزومند نہ تھے حتیٰ کہ بڑے بڑے کفار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اقرار کیا۔ کہ اگر آپ حکومت چاہتے ہیں۔ تو ہم آپ کو اپنا حاکم تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر آپ نے اس سے صاف انکار کر دیا۔ آپ صرف یہ چاہتے تھے۔ کہ اختلاف مذہب کی وجہ سے کسی پر ظلم و تشدد نہ کیا جائے۔ تا جو کسی کا جی چاہے مذہب اختیار کر سکے۔ مگر کفار کو یہ منظور نہ تھا۔ وہ جبر سے مذہب میں مداخلت کرنا چاہتے تھے۔ ان حالات میں آپ نے جو جنگیں کیں۔ ان کی ذمہ داری کوئی دیانتدار اور منصف مزاج آپ پر نہیں ڈال سکتا۔ اور نہ ان لڑائیوں کے نتیجہ میں جو خونریزی ہوئی۔ وہ آپ کی طرف منسوب کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ یہ سب مدافعانہ لڑائیاں تھیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ "شیر پنجاب" کو بھی یہ کہنا پڑا ہے۔ کہ "آپ نے پیش قدمی کی ہو۔ یا مزاحمت" جو ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ بھی آپ کی لڑائیوں کو جارحانہ قرار دینے کی جرأت نہیں رکھتا۔

گورو گوبند سنگھ جی کیا چاہتے تھے

مگر گورو گوبند سنگھ جی حکومت وقت کے خلاف بغاوت برپا کر رہے تھے۔ اور جیسا کہ ان کے معتقدین کی تحریرات سے ثابت کیا گیا ہے۔ اس بات کے خواہشمند تھے۔ کہ اسلامی حکومت کو مٹا کر اس کی جگہ ہندو حکومت قائم کی جائے پس انہوں نے جو لڑائیاں کیں۔ وہ اسی غرض سے کیں۔ اور اس بناء پر گاندھی جی کا ان کے متعلق یہ کہنا۔ کہ وہ گمراہ محب وطن تھے۔ بجا نہیں۔

اسلامی مساوات پر آریہ گزٹ کے اعتراضات

اسلام کسی شخص کو کسی پر محض اس وجہ سے فضیلت نہیں دیتا کہ ایک کا خاندان عرف عام میں مشہور ومعروف اور معزز سمجھا جاتا ہے۔ اور دوسرے کے خاندان کو کوئی خاص امتیاز یا تعارف حاصل نہیں۔ اور وہ پیشے یا کاروبار کے لحاظ سے ادنیٰ خیال کیا جاتا ہے۔ اگر ایک شخص جو کسی ایسے خاندان کا فرد ہے۔ جو عرف عام میں معزز نہیں لیکن اپنی ذاتی محنت اور کوشش سے اپنے اندر قابلیت اور لیاقت پیدا کر لیتا ہے۔ خدا ترسی اور تقویٰ شعاری کو اپنا وطیرہ بنا لیتا ہے۔ اسوۂ رسول اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی حتی الوسع سعی کرتا ہے۔ تو اس کو محض خاندان کے مفروضہ نقص کی وجہ سے کسی ایسے اعزاز اور منصب سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ جس کا وہ اپنی قابلیت اور لیاقت کے لحاظ سے حقدار ہو۔ یا یہ کہ جس طرح ہندوؤں میں کوئی اچھوت یا پنچ اقوام کا فرد خواہ تمدنی لحاظ سے کتنی ترقی کر جائے۔ کوئی برہمن یا کسی دوسری اعلےٰ جاتی کا ہندو اس سے سوشیل تعلقات قائم کرنے کا روادار نہ ہوگا۔ لیکن اسلام میں یہ بات نہیں۔ ہر شخص اپنی ذاتی شرافت تقوےٰ طہارت اخلاق اور لیاقت و قابلیت کے مطابق مسلمانوں میں اونچا جا سکتا ہے۔ یہ چونکہ ایسی تعلیم ہے۔ جس سے دیگر مذاہب پر اسلام کی فضیلت ثابت ہے۔ اس لئے غیر مسلم خصوصاً آریہ اس موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ کہ اس بارے میں اسلام پر اعتراض کریں۔ خواہ وہ اعتراض کتنا ہی نامعقول کیوں نہ ہو۔

چنانچہ آریہ گزٹ (۱۵ جولائی) یہ بے سروپا خبر درج کر کے کہ "ایک مسلمان گوجر عبد اللہ نے اپنی بیوہ لڑکی کو بڑی بے رحمی کے ساتھ روز روشن میں قتل کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے ایک جاٹ کے ساتھ پنر وواہ کر لیا تھا جو کہ اس کی باپ کی ذات سے باہر تھا۔ اس نے اقبال جرم کر لیا ہے۔ اور سشن سپرد کر دیا گیا ہے" لکھتا ہے "الفضل پیغام صلح اور انقلاب مسلم مساوات کے بہت بڑے ڈھنڈورچی ہیں۔ دیکھیں وہ اس واقعہ کو کس دشٹی سے دیکھتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا آپ یہ بتانے کی کرپا کریں گے کہ گوجر اور جاٹ کا فرق اسلام میں کیوں ہے"

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ جس خبر پر آریہ گزٹ نے اپنے اعتراض کی بناء رکھی ہے۔ وہ لفظ بلفظ صحیح ہے۔ تو بھی کوئی ہوشمند انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ایک شخص اپنی جہالت کی وجہ سے اسلامی تعلیم کے خلاف جو فعل کرتا ہے۔ اس کی ذمہ واری اسلام پر عائد ہوتی ہے۔ اور "الفضل" نے کب یہ کہا ہے۔ کہ مسلمان کہلا کر ہر شخص جو فعل کرے۔ وہ اسلام کی تعلیم ہے۔ ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ اسلام نے اعزاز واکرام کی بنا تقوےٰ وطہارت پر رکھی ہے نہ کہ قومیت پر۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت عملی طور پر اس بات کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ کہ اسلام میں محض اعلےٰ قومیت کوئی چیز نہیں۔ اس کے مقابلہ میں دینداری اکرام کی اصل بنا ہے۔ اور اس کا ثبوت قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں بھی پایا جاتا تھا۔

آریہ گزٹ نے ایک دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا فتویٰ ہے کہ مرزائی حضرات کسی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دیں۔ کیوں صاحب یہ بھی مساوات کا ہی نمونہ ہے۔ کیا احمدی دوسرے مسلمانوں کو گھٹیا سمجھتے ہیں" مگر یہ اعتراض بھی محض کم فہمی پر مبنی ہے۔ جب ہم کہتے ہیں۔ کہ اسلام نے اکرام کا موجب تقوےٰ و دینداری کو قرار دیا ہے۔ اور ہمارے نزدیک وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول نہیں کرتا۔ تقوےٰ کی راہ پر قدم نہیں اٹھاتا تو پھر اس سے رشتہ داری کا تعلق کیونکر قائم کیا جا سکتا ہے۔ پس یہ فتوےٰ کسی تحقیر یا توہین پر مبنی نہیں بلکہ اسلام نے مساوات کے لئے جو اصول قائم کیا ہے۔ اسی پر مبنی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ جہاں احمدی کسی بڑے سے بڑے خاندانی اور دولتمند غیر احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا رشتہ کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ وہاں احمدیت قبول کرنے والے شخص سے اس قسم کا تعلق پیدا کرنے میں قومیت وغیرہ کو قطعاً روک نہیں سمجھتے : اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بکثرت ایسی مثالیں مل سکتی ہیں۔ کہ قومیت کو نظر انداز کر کے شادیاں کی گئی ہیں۔ پھر یہ نہیں۔ عرف عام میں معزز سمجھی جانے والی اقوام ہی ایک دوسری کے ساتھ رشتہ داری کے تعلقات پیدا کر رہی ہیں۔ بلکہ بہت سی مثالیں تو اس قسم کی

اہلِ جرمن اور عیسائیت

از جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن

گو یورپ کے بعض ممالک آج کل جرمنی کو دائرہ تہذیب سے خارج کر رہے ہیں اور اس میں شک نہیں۔ کہ حال میں وہاں کچھ ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ جو عموماً مغربی ممالک میں ظاہر نہیں ہوا کرتے لیکن ہر قوم کی مشکلات الگ الگ نوعیت کی ہوتی ہیں۔ اور ضروری نہیں۔ کہ ہمیشہ تمام اقوام کا نقطۂ نظر ایک ہی رہے۔ کیونکہ اختلاف حالات کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں ممالک میں کم و بیش ایک عظیم الشان انقلاب کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور جرمنی میں اس عالمگیر انقلاب کے علاوہ آج کل کچھ اور تغیرات بھی رونما ہیں۔ جو خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ جرمنی یورپ کا مرکز ہے۔ اور اہل جرمن ہر لحاظ سے ایک ممتاز قوم رہی ہے۔ علوم و فنون میں جرمن لوگ کسی دوسری مہذب اور متمدن قوم سے پیچھے نہیں۔ بلکہ ایجاد کا مادہ اس ملک میں نہایت ہی نمایاں چلا آتا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ جرمنی کی نئی روح کو کلی طور پر تہذیب کے منافی قرار دیا جائے۔

ایک تغیر وہاں ایسا نظر آتا ہے۔ جو ممکن ہے۔ جرمنی بلکہ دوسرے ممالک کے لئے بھی حقیقی تہذیب کا پیش خیمہ ثابت ہو مغربی تہذیب گو تاریخی لحاظ سے عیسائیت کی تعلیم کے برعکس اور عین اس کی مخالفت کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ مگر چند صدیوں سے عیسائیت اور موجودہ تہذیب قریباً قریباً دو مترادف الفاظ قرار دیئے گئے ہیں۔ اور مشرق کے بعض کوتہ اندیش ظاہری علوم کی ترقی کو دیکھ کر عیسائیت سے مرعوب نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض احمق اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کو تیرہ سو سال پیچھے کی تہذیب خیال کرنے لگ گئے ہیں پادری صاحبان یورپ کی سیاسی اور اقتصادی ترقی کو یسوع مسیح کی ابنیت اور الوہیت کی دلیل خیال کر رہے ہیں۔ چونکہ اس سے زیادہ خطرناک کوئی فتنہ دنیا میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کے انسداد کے لئے ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر اللہ تعالیٰ نے کسر صلیب کا انتظام کیا۔ دوسری طرف عیسائیت کے اندر سے ایسی تحریکات پیدا کیں۔ جو دجال کے قلعہ کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر کے اس کو مسمار کرنے میں ممد ثابت ہوں۔ قریباً ہر مغربی ملک میں سنجیدہ لوگ عیسائیت کی غیر معقول تعلیم سے بیزار ہو چکے ہیں۔ مگر جرمنی میں عیسائیت کے خلاف ایک نہایت زبردست تحریک شروع ہو گئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں یہ آواز کسی نہ کسی رنگ میں روز بروز زیادہ سے زیادہ بلند اور طاقتور ہوتی جائے گی۔ گو یہ مذہبی تحریک اپنے اندر دراصل کوئی مستقل اور مثبت پہلو نہیں رکھتی۔ اور بعض نہایت ہی لا یعنے اور بے ہودہ اصول پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن عیسائیت کے جھوٹے بت کو توڑنے کے لئے نہایت مفید اور مؤثر ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں چند پر معنے فقرات ذیل میں درج کرتا ہوں۔ جس سے شائد میرا مطلب زیادہ آسانی کے ساتھ واضح ہو جائے گا۔

Leipzig جرمنی کی ایک مشہور یونیورسٹی ہے وہاں کے ایک پروفیسر نے جسکا نام Dr Ernst Bergmann ہے۔ ایک کتاب لکھی ہے جو 1934 میں Breslau سے شائع ہوئی ہے۔ ۸۰ صفحات کی کتاب ہے۔ اس میں سے چند فقرات پیش کرتا ہوں۔

(۱) "قریباً تمام امور میں عیسائیت کی تعلیم جرمن شرافت اور جرمن اخلاق کے مخالف ہے"۔ (ص ۷)

(۲) "عیسائیت ایک ایسے مذہب کی مثال ہے۔ جو بیمار ہو۔ اور خلاف فطرت اور تباہ ہونے والا مذہب ہو"۔ (ص ۱۲)

(۳) "عیسائیت اور مذہب آج کل دو متضاد چیزیں ہیں" (ص ۱۹)

(۴) "موروثی گناہ کی تعلیم جرمن مذہب کے قطعی خلاف ہے بلکہ غیر دینی عقیوری ہے۔ جو لوگ اس کی تبلیغ کرتے ہیں وہ لوگوں کے اخلاق کو تباہ کرتے ہیں"۔

(۵) "انسانیت پر جو سب سے بڑا ظلم کیا گیا ہے۔ وہ یہ اعتقاد ہے۔ کہ انسان گنہگار ہے"۔ (ص ۵)

(۶) "جو قوم عزت کی خواہاں ہو وہ ہرگز عیسائی نہیں رہ سکتی (ص ۶۳)

Prof Dr Hermann Toegel نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جو 1933 میں Leipzig سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے۔ "نئے عہد نامہ میں ایسا مواد تلاش کرنا جو جرمنی میں مذہبی تعلیم کا سبق ہو سکے۔ ایک بالکل فضول کوشش ہے ہمیں اپنے پاس سے کچھ ایزاد کرنا چاہیئے۔" (ص ۲۲)

"پرانا عہد نامہ بچوں کو ہرگز نہیں پڑھایا جا سکتا۔ یہ کتاب مدارس سے بالکل خارج کر دینی چاہیئے۔" (ص ۷)

Dr Rosenberg نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام The myth of the 20th Century ہے یہ شخص بہت مشہور اور مسلمہ قابلیت کا ہے۔ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔

(۱) "گناہ کا مقابلہ نہ کرنا اور اگر دائیں گال پر طمانچہ مارا جائے۔ تو بائیں کو آگے کر دینا وغیرہ ایسی تعلیم ہے جو ایک زنانہ مبالغہ ہے۔ اور اس تعلیم کا [illegible] میں کوئی نشان نہیں۔" (ص ۴۰)

(۲) "پرانے عہد نامہ کو قطعی طور پر فوراً مذہبی کتب کی فہرست سے خارج کر دینا چاہیئے"

(۳) یسوع کا مصلوب ہونا اور قربانی کا ایک نمونہ ہونا آج ہمارے لئے formative ideal نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کی وہ حیثیت کہ وہ دوسروں پر غالب آیا اور اس کی سب نے اطاعت کی ہمیں زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور اگر انجیل اس خیال کے مطابق نہیں ہو سکتی۔ تو خود انجیل ایک مُردہ کتاب ہے۔ (ص ۶۰۴)

Dr Bergmann اپنی دوسری کتاب میں لکھتا ہے

(۱) "دو ملین لوگ مارے گئے۔ اور دس ملین اپاہج ہو گئے۔ جبکہ جنگ عظیم میں دنیا کی قریباً تمام اقوام نے امن کی حالت میں جرمنی پر حملہ کیا۔ اگر پوچھا جائے۔ کہ ان حملہ کرنے والے لوگوں کا مذہب کیا تھا۔ تو جواب ملیگا۔ "عیسائیت جو امن کا مذہب ہے۔ اگر پوچھا جائے۔ کہ ان لوگوں کا کس خدا پر ایمان تھا۔ تو جواب ہو گا۔ "عیسائی خدا پر جو دنیا کا ناجی ہے" (ص ۱۲۳)

(۲) "آج جرمنی نامعلوم کس ترقی کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہوتی اگر یہ اس مذہب سے واقف نہ ہوتی۔ جو انسان کو گنہگار ٹھہراتا ہے"۔ (ص ۱۵۹)

(۳) "یہ فقرہ درست ہے۔ کہ مذہب لوگوں کے لئے ایک افیون ہے۔ صرف اس میں مذہب کی بجائے عیسائیت کا لفظ ہونا چاہیئے"۔ (ص ۱۹۲) (۴) صفحہ ۱۵ پر لکھتا ہے "کیا خدا نے جنگ عظیم کو روکا۔ کیا اس نے Versailles کو منسوخ کیا۔ کیا وہ ہم جرمنوں کی مدد کرتا ہے۔ جو نسل انسان کو ایک نئی وضع دینے والے ہیں۔ کیا وہ ہماری شکایات کو سنتا ہے۔ کیا اسکا کوئی دل ہے جیسا ان لوگوں کے لئے ہم پیدا ہو جو مایوس ہو چکے ہیں نہیں اور ہزار مرتبہ نہیں"

کاش ڈاکٹر Bergmann کو علم ہوتا۔ کہ وہ خدا جس نے اس جہاں کو پیدا کیا۔ وہ اب بھی اسی طرح زندہ اور قادر مطلق خدا ہے جس طرح وہ پہلے تھا۔ کاش اسے یہ سمجھ ہوتی۔ کہ خدا کا رحم ہر چیز پر غالب ہے۔ اور اسکی رحمت نے اس زمانہ میں بھی جوش مارا ہے اور وہ بھٹکتی ہوئی قوموں کی راہ نمائی اور امداد کے لئے نہایت بے قرار ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عین مصیبت کے وقت پر بھیجا تا وہ سارے عالم کے لئے ایک ابر رحمت ثابت ہو۔ حضور فرماتے ہیں۔

آمدم چوں سحر بجہ نور ÷ تاشود تیرگی ز قوم دور

نظارتوں کے اعلانات

تبلیغی ٹریکٹ کے متعلق اعلان

میں نے تمام جماعت ہائے انصار اللہ کو تبلیغی ٹریکٹ "پیغام حق نمبر۲" بھجوا دیا ہے اور ساتھ ہی اس کی اشاعت کے متعلق ہدایت کر دی ہے۔ جماعتوں کو چاہئیے۔ کہ اس کی جتنی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے کریں۔ اس کی کوئی کاپی ضائع نہ ہونے دیں۔ اور ماہواری تبلیغی رپورٹ میں اس کے متعلق مفصل ذکر کریں کہ کتنے اشخاص میں اس کی اشاعت کی گئی۔ اور کیا اثر ہوا۔

جن انصار اللہ کی جماعتوں کو تبلیغی ٹریکٹ نہ پہنچا ہو وہ اطلاع دیں۔ اور اپنی جماعت کے انصار اللہ کی تعداد لکھیں۔ تا ان کو انصار اللہ کی تعداد کے لحاظ سے ٹریکٹ بھیج دیا جائے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

مبلغین کے متعلق اعلان

ہمارے مبلغین جو جماعتوں میں دورہ کرتے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر جماعت کے متعلق اصلاح امور کو مدنظر رکھیں۔ تبلیغی کام کے لئے ان میں تنظیم پیدا کریں۔ انصار اللہ کے کام کا معائنہ کریں۔ ان کو مناسب ہدایات دیں۔ اور دیکھیں کہ آیا تبلیغ بذریعہ وفود باقاعدہ طور پر کی جاتی ہے یا نہیں اور آیا تعلیمی اجتماع بھی باقاعدہ ہوتے ہیں یا نہیں۔ اور تبلیغی اشتہارات کی اشاعت کے متعلق بھی معلوم کریں کہ کس طریق سے کی جاتی ہے۔ ان کے رجسٹرات دیکھیں اور جو ہدایات ان کو دیں۔ وہ رجسٹر معائنہ میں درج کریں اور اس معائنے کی نقل دفتر میں بھجوا دیں۔

اب تک ان امور کی طرف مبلغین نے توجہ نہیں کی کیونکہ سوائے ایک دو مبلغین کے باقی کسی کی ہفتہ واری رپورٹ میں انصار اللہ کی تنظیم کے متعلق کوئی ذکر نہیں ہوتا اور جو مبلغ کسی انصار اللہ کی جماعت کا معائنہ بھی کرتے ہیں وہ سرسری طور پر۔ حالانکہ جب وہ کسی جماعت میں جائیں تو ان کا سب سے اہم کام انصار اللہ کے کام کو باقاعدہ بنانا اور ان کو مناسب ہدایات دینا ہے۔ جہاں ابھی یہ سلسلہ قائم نہیں ہوا۔ وہاں ان کو اس تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے۔ اور لائحہ عمل انصار اللہ سے آگاہ کیا جائے۔

دفتر ہر ماہ ان جماعتوں کو جو اپنی تبلیغی رپورٹیں نہیں بھیجتیں یاد دہانی کے خطوط لکھے جاتے ہیں۔ اور ماہ جون سے یاد دہانیوں میں باقاعدگی کی گئی ہے۔ لیکن بعض جماعتوں نے میرے خطوط کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ ان کو ابھی تک معلوم ہی نہیں کہ انصار اللہ کا لائحہ عمل کیا ہے۔ اور کس طریق پر کام کرنا چاہئیے۔ اس پر ان کو لائحہ عمل بھیج دیا گیا ہے۔

آئندہ مبلغین کو چاہئیے کہ جب وہ کسی جماعت میں جائیں چاہے کسی خاص جلسہ پر ہی جائیں۔ انصار اللہ کا معائنہ ضرور کریں اور معائنہ کے وقت مندرجہ بالا ہدایات کو مدنظر رکھیں۔ جہاں انصار اللہ قائم نہ ہو۔ وہاں لائحہ عمل انصار اللہ کے مطابق انکو قائم کر کے تحریک کریں کہ جو لوگ اپنا نام پیش کریں۔ انکے نام ایک رجسٹر میں درج کر دیں۔ اور [illegible] دفتر میں اطلاع بھیج دیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

تبلیغ کا کام باقاعدہ کیا جائے

بہت سی جماعتوں نے ابھی تک تبلیغ کا کام باقاعدہ شروع نہیں کیا۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے تبلیغ کرنا ہر بالغ احمدی کا فرض قرار دیا ہے۔ اس ماہ میں جماعتوں کی طرف سے بہت کم رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑی جماعتیں باقاعدہ کام کر رہی ہیں۔ اس لئے وہ جماعتیں جنہوں نے ابھی باقاعدہ کام شروع نہیں کیا۔ جلد باقاعدہ کام شروع کر کے رپورٹ بھیجنے کا انتظام کریں۔ اور آئندہ ماہواری رپورٹ ہر ماہ کے اختتام پر بھیج دیا کریں۔ ورنہ مجھے ایسی جماعتوں کے نام جو باقاعدہ کام شروع نہیں کریں گی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں پیش کرنے پڑیں گے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

جماعت ہائے بیرون ہند توجہ کریں

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو ممالک غیر کی جماعت ہائے احمدیہ کے واسطے جائنٹ ناظر بیت المال مقرر فرمایا ہے۔ میں نے حتی الوسع تمام جماعت ہائے احمدیہ غیر ممالک کے امراء اور دیگر عہدہ داروں کے نام خطوط لکھ کر متوجہ کیا۔ کہ بہت جلدی اپنی اپنی جماعتوں کے سالانہ بجٹ تیار کر کے بھیج دیں۔ مگر اس کام میں تاخیر ہو رہی ہے۔ لہذا یہ ضروری اعلان یاددہانی کے طور پر کیا جاتا ہے۔ کہ جن جن جماعتوں کی طرف سے فارم بجٹ نہیں پہنچے۔ وہ فوراً صحیح بجٹ مرتب کر کے بھیج دیں۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل جماعتوں کے بجٹ میرے پاس پہنچے ہیں۔

آبادان۔ زاہدان۔ بغداد۔ زنجبار۔ ممباسہ۔ نیروبی۔ دار السلام۔

خاکسار۔ غلام مجتبیٰ جائنٹ ناظر بیت المال برائے غیر ممالک قادیان

انجمن ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ و گجرات توجہ کریں

ضلع شیخوپورہ اور ضلع گجرات کی مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے ہنوز فارم تشخیص ہو کر نہیں آئے۔ میں متعدد بار بذریعہ خطوط توجہ دلا چکا ہوں۔ ممکن ہے۔ کسی انجمن کو میرے خطوط نہ ملے ہوں۔ اس لئے بذریعہ اس اعلان کے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل انجمنیں جن کے تشخیص فارم ابھی تک مکمل ہو کر نہیں آئے۔ جلد از جلد دس دن کے اندر اندر بھجوا دیں۔ تا میں اپنے حلقہ کے بجٹ تشخیص کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور پیش کر سکوں۔ بجٹ کے مکمل کرنے کے لئے مجھ سے سخت تقاضا ہو رہا ہے۔ شیخوپورہ خاص۔ شاہدرہ۔ شاہ مسکین۔ کوٹ رحمت خان۔ میمون دال۔ آنبہ۔ جلال پور جٹاں۔ گجرات۔ کڑیانوالہ۔ دھیر کے۔ کنجاہ۔ گولیکی۔ لنگے۔ سعد اللہ پور۔ ہیلاں رجوعہ۔ پنڈی بہاؤالدین۔ مونگ۔ بارموسی۔ دیونا ماجرہ۔ دمشن پنڈی۔ چک سکندر۔ گکرانی۔ تہال۔ بلانی۔ گوٹریالہ۔ سدوکے۔

(جائنٹ ناظر بیت المال)

انجمن ہائے احمدیہ یو۔پی توجہ فرمائیں

یو۔پی کی مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے ہنوز فارم تشخیص ہو کر نہیں آئے میں متعدد بار بذریعہ خطوط توجہ دلا چکا ہوں۔ ممکن ہے کسی انجمن کو میرے خطوط نہ ملے ہوں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل انجمنیں جن کے تشخیص فارم ابھی تک مکمل ہو کر نہیں آئے۔ دس دن کے اندر بھجوا دیں تا میں اپنے حلقہ کے بجٹ تشخیص کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور پیش کر سکوں۔ بجٹ کی تکمیل کے لئے مجھ سے سخت تقاضا ہو رہا ہے۔ جودھ پور۔ قائم گنج۔ میرٹھ۔ انچولی۔ مراد آباد۔ رام پور۔ شاہجہان پور۔ فیض آباد چھاؤنی۔ بھاگل پور۔ مونگھیر۔ آرہ۔ کٹک۔ سونگھڑہ۔ الہ آباد۔ کندرا بارہ۔ کیرنگ۔ بھدرک۔ کلکتہ۔ برہمن بڑیہ۔ پیر پیک شاہ۔ بیگو سرائے۔ مظفر پور۔ بنارس چھاؤنی۔

(جائنٹ ناظر بیت المال)

ایک انسپکٹر بیت المال کی تبدیلی

انجمن احمدیہ بھڑتانوالہ۔ دجوگیور ضلع سیالکوٹ کے لئے چوہدری خدا بخش صاحب احمدی ساکن بڈھالی ضلع سیالکوٹ کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن وہ بیمار ہونے کی وجہ سے اس خدمت کو انجام نہ دے سکیں گے۔ اس لئے ان کی جگہ چوہدری فیروز الدین صاحب احمدی ساکن بھڑتانوالہ کو مقرر کیا جاتا ہے۔ عہدہ داران جماعت متعلقہ مطلع ہوں۔ اور ان کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ (بیت المال)

نبوّت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور غیر مبایعین

آسان طریق فیصلہ

ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا نبی یقین کرتے ہیں۔ لیکن غیر مبایعین آپ کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ مجدّد اور محدث قرار دیتے ہیں۔ اس امر کے فیصلہ کے لئے کہ آپ نبی تھے یا مجدد غیر مبایعین کے سامنے۔ ایک سادہ اور آسان طریق فیصلہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ قرآن کریم نے ہمارے سامنے گذشتہ انبیاء کی صداقت میں جو دلائل پیش کئے ہیں ان کے متعلق ہم غیر مبایعین سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ قرآنی دلائل مجددیت کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ یا نبوت کی صداقت کے۔ اور یہ کہ ان کے رو سے گذشتہ انبیاء نبی ثابت ہوتے ہیں۔ یا مجدد؟

اس سوال کا اگر یہ جواب دیا جائے۔ کہ وہ مجددیت کی صداقت کے دلائل ہیں۔ تو یہ بالکل غلط ہوگا۔ کیونکہ ان دلائل کی رو سے گذشتہ تمام انبیاء کو صرف مجدد ماننا ہوگا۔ اور سب کی نبوت سے انکار کرنا پڑتا ہے۔ پس یا تو یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ گذشتہ تمام انبیاء نبی نہ تھے۔ بلکہ مجدد اور محدث تھے۔ یا یہ کہ وہ دلائل مجددیت کی صداقت کا ثبوت نہیں۔ بلکہ ان سے نبوت ثابت ہوتی ہے۔

پس جب یہ ثابت ہوگیا۔ کہ وہ دلائل نبوت کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ تو اب ہم یہ ثابت کریں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان دلائل کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ اور جس طرح ان دلائل کی رو سے گذشتہ انبیاء مجدد نہیں، بلکہ نبی ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ان دلائل کی رو سے مجدد نہیں۔ بلکہ نبی ثابت ہوتے ہیں۔

ہم ذیل میں وہ دلائل قرآنی پیش کئے جاتے ہیں۔ جو گذشتہ انبیاء کی صداقت میں بیان ہوئے۔ اور جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات میں اپنی صداقت میں پیش کیا۔

دلیلِ اوّل

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین۔ فما منکم من احدٍ عنه حاجزین (الحاقہ ع ۲) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہمارا یہ قانون ہے۔ کہ جھوٹا مدعی "نبوت" ہلاک کیا جاتا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ۲۳ برس دعوے وحی والہام کے بعد زندہ رہے۔ اس لئے کوئی جھوٹا مدعی اتنا عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے یہ ایک بردست دلیل بیان کی ہے۔ امام ابن قیمؒ اور دیگر بزرگوں نے غیر مذاہب کے سامنے یہ دلیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں پیش کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس دلیل کو اپنی صداقت میں پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر کے اس دعوے کو کہ "نبی یا رسول اللہ افتراء علی اللہ کے بعد ۲۳ سال یا زیادہ زندہ رہ سکتا ہے۔ اور یہ صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتی"۔ غلط ثابت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"حافظ صاحب کی نوبت اس درجہ تک محض اس لئے پہنچ گئی۔ کہ انہوں نے اپنے چند قدیم رفیقوں کی رفاقت کی وجہ سے میرے منجانب اللہ ہونے کے دعویٰ کا انکار مناسب سمجھا اور چونکہ دروغگو کو خدا تعالیٰ اس جہان میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے۔ اس لئے حافظ صاحب اور منکروں کی طرح خدا کے الزام کے نیچے آگئے۔ اور ایسا اتفاق ہوا۔ کہ ایک مجلس میں جسکا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ میری جماعت کے بعض لوگوں نے حافظ صاحب کے سامنے یہ دلیل پیش کی۔ کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں ایک شمشیر برہنہ کی طرح یہ حکم فرماتا ہے۔ کہ یہ نبی اگر میرے پر جھوٹ بولتا۔ اور کسی بات میں افتراء کرتا۔ تو میں اس کی رگ جان کاٹ دیتا۔ اور اس مدت دراز تک وہ زندہ نہ رہ سکتا۔ تو اب ہم جب اپنے مسیح موعود کو اس پیمانہ سے ناپتے ہیں۔ تو براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ دعوے منجانب اللہ ہونے کا اور مکالمات الٰہیہ کا قریباً ۳۰ برس سے ہے۔ اور اکیس برس سے براہین احمدیہ شائع ہے۔ پھر اگر اس مدت تک اس مسیح کا ہلاکت سے امن میں رہنا اس کے صادق ہونے پر دلیل نہیں۔ تو اس سے لازم آتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ۲۳ برس تک موت سے بچنا آپ کے سچا ہونے پر بھی دلیل نہیں۔ کیونکہ جبکہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ ایک جھوٹے مدعی "رسالت" کو ۲۳ برس تک مہلت دی۔ اور لو تقول علینا کے وعدہ کا کچھ خیال نہ کیا تو اس طرح نعوذ باللہ یہ بھی قریب قیاس ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی باوجود کاذب ہونے کے مہلت دی ہو۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کاذب ہونا محال ہے پس جو مستلزم محال ہو۔ وہ بھی محال"۔ (اربعین نمبر ۳ صد)

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں۔ "یہ خدا کی قدرت ہے۔ اس نے منجملہ اور نشانوں کے یہ نشان بھی میرے لئے رکھدیا کہ میرے وحی اللہ پانے کے دن سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنوں کے برابر کئے۔ جب سے کہ دنیا شروع ہوئی ایک انسان بھی بطور نذیر نہیں ملے گا جس نے ہمارے سید و سردار محمد مصطفےٰ صلعم کی طرح تئیس برس پائے ہوں"

پھر لکھتے ہیں۔ میرے ایک دوست نے اپنی نیک نیتی سے یہ عذر پیش کیا تھا۔ کہ آیت لو تقول علینا میں صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں۔ اس سے کیونکر سمجھا جاوے۔ کہ اگر کوئی دوسرا شخص افتراء کرے۔ تو وہ بھی ہلاک کیا جائے گا۔ میں نے اس کا یہی جواب دیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کا یہ قول محل استدلال پر ہے۔ اور منجملہ دلائل صدق "نبوت" کے یہ بھی ایک دلیل ہے"۔ (اربعین ع۴ صد)

ان تمام حوالجات سے مندرجہ ذیل امور معلوم ہوتے ہیں۔

امر اول۔ قرآن کریم کی یہ آیت منجملہ دلائل صدق نبوت کے ایک دلیل ہے۔ امر دوم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں قرآن کریم نے اسے پیش کیا ہے۔ اور آپ اس کے رو سے صادق نبی ثابت ہوتے ہیں۔ نہ کہ مجدد اور محدث امر سوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کے ثبوت میں اسے پیش کیا۔ اور فرمایا۔ کہ "منجملہ اور نشانوں کے یہ نشان بھی میرے لئے رکھدیا"۔ امر چہارم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدعی نبوت تھے۔ جیسا کہ حوالہ ع۱ کا یہ فقرہ بتاتا ہے۔ کہ "جبکہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ ایک جھوٹے مدعی رسالت کو ۲۳ برس تک مہلت دی اور لو تقول علینا کے وعدہ کا کچھ خیال نہ کیا"۔ اگر آپ مجدد اور محدث ہوتے۔ تو بجائے اس فقرہ کے "جھوٹے مدعی مجددیت" کا فقرہ تحریر فرماتے۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں لکھا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آپ نبی تھے۔ امر پنجم آپ کی نبوت کے انکار سے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب لازم آتی ہے۔ ان امور کا ذکر کرنے کے بعد ہم غیر مبایعین سے عرض کرتے ہیں۔ کہ یہ دلیل دلائل صدق نبوت میں سے ہے جیسا کہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "منجملہ دلائل صدق نبوت کے یہ بھی ایک دلیل ہے"

دلیلِ دوم

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا یعنے اس وقت تک ہم عذاب نہیں بھیجتے جبتک کہ ہم اپنا نبی نہ مبعوث کرلیں۔ اس معیار صدق میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنی عادت مستمرہ کا ذکر فرمایا ہے اور وہ یہ کہ ہماری طرف سے کبھی کوئی سخت عذاب نہیں آتا جب تک نبی کی بعثت کو مقدم نہ رکھیں

چنانچہ گذشتہ انبیاءؑ کے دور میں عذاب آئے۔ اور ان عذابوں کا آنا ان کے صادق اور منجانب اللہ ہونے کا زبردست ثبوت تھا۔ اور قرآن کریم کے اس درخشندہ اور غیر متبدل قانون نے انبیاء گذشتہ کو صادق نبی ٹھیرایا نہ کہ مجدد۔ اسی دلیل صدق نبوت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کی صداقت میں پیش کیا۔ اسلئے آپ بھی نبی ہیں نہ کہ مجدد چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں "سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے اے غافلو! (نبوت کے منکرین کو خطاب ہے۔ ابن گوہر) تلاش کرو شاید تم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو؟" (تجلیات الٰہیہ صـ۸ و ۹)

پھر آپ حقیقۃ الوحی صـ۱۶۱ پر تحریر فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ کے تمام نبی اس بات پر متفق ہیں۔ کہ عادت اللہ ہمیشہ سے اس طرح پر جاری ہے۔ کہ جب دنیا ہر قسم کے گناہ کرتی ہے اور بہت سے گناہ ان کے جمع ہو جاتے ہیں تب اس زمانہ میں خدا اپنی طرف سے کسی کو مبعوث فرماتا ہے . . . . جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا . . . . (پس) یہ زلزلے ان کو ہلاک کرنے والے میری سچائی کا ایک نشان ہیں کیونکہ قدیم سنت اللہ کے موافق شریر لوگ کسی رسول کے آنے کے وقت ہلاک کئے جاتے ہیں . . . پس اس میں کیا شک ہے کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے۔ یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں۔

ان حوالجات سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہیں

۱- یہ آیت صدق نبوت کی ایک دلیل ہے اور سخت عذاب بغیر نبی کے قیام کے نہیں آتا۔

۲- گذشتہ انبیاء کے زمانوں میں عذاب آئے اور وہ اس معیار کی رو سے "صادق نبی" تھے نہ کہ مجدد۔

۳- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس معیار صدق نبوت کو اپنی صداقت کے لئے پیش کیا۔ کیونکہ آپ کے زمانہ میں بھی مثل سابق انبیاء کے زمانوں کے عذاب آئے پس جس طرح گذشتہ انبیاء کے زمانوں میں عذاب کا آنا ان کے صادق "نبی" ہونے پر دلیل تھا نہ کہ ان کے مجدد ہونے پر اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں سخت عذابوں کا آنا آپ کے نبی ہونے پر شاہد ہے۔

۴- آپ کا دعوئی نبوت کا تھا جیسا کہ "یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو" اور اسی طرح "شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے" کے فقرات سے ظاہر ہے۔

دلیل سوم

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول (سورۃ جن رکوع ۲)

اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے یہ قانون انبیاء کی صداقت کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ کہ میں عالم الغیب ہوں اور اپنے غیب بجز رسولوں کے اور کسی پر ظاہر نہیں کرتا یعنی کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار رسول پر ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ انبیاء گذشتہ پر خدا تعالیٰ نے بکثرت اظہار علی الغیب کیا اس وجہ سے وہ تمام نبی تھے نہ کہ مجدد۔ اس قانون الٰہی کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت میں پیش فرمایا تھا۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

"پس اس بناء پر خدا نے میرا نام "نبی" رکھا ہے کہ اس زمانہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی"

(آخری خط حضرت اقدس مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ (حقیقۃ الوحی صـ۳۹۱)

اس مضمون کو آپ نے متعدد جگہ تحریر فرمایا ہے۔ بخوف طوالت صرف دو حوالوں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ ان سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہیں۔

۱- گذشتہ انبیاء کے نبی ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ ان پر کثرت سے غیب کی خبریں نازل ہوئیں۔

۲- اس معیار صدق نبوت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت میں پیش فرمایا ہے۔ پس جس طرح کثرت اظہار علیٰ الغیب کی وجہ سے گذشتہ انبیا نبی تھے نہ کہ مجدد۔ اسی طرح آپ بھی نبی ہیں نہ کہ مجدد۔

۳- خدا نے آپ کا نام "نبی" رکھا۔ اس لئے آپ کا دعوئی "نبوت" کا تھا نہ کہ مجددیت کا۔

دلیل چہارم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ان اللہ قوی عزیز (مجادلہ رکوع ۳) اس معیار میں خدا تعالیٰ نے انبیاء کی صداقت کے ثبوت میں ان کے غلبہ کو پیش کیا ہے چنانچہ فرمایا۔ خدا نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اس معیار کے مطابق گذشتہ انبیاء کو جو غلبہ ملا وہ ان کی صداقت کی دلیل تھی اور وہ خدا کے نبی تھے نہ کہ مجدد اور محدث۔ اسی معیار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

"کتلتمونی بفتاوی القتل او دعاوی رفعتموھا الی الحکام ثم لا تندمون۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ولن تعجز واللہ ایھا المحاربون۔ و واللہ انی صادق ولست من الذین یختلفون

پھر آپ اس صفحہ کے اخیر میں لکھتے ہیں۔ رب اشھد انی بلغت ما امرت۔ فاکتبنی فی الذین یبلغون رسالتک ولا یخافون۔" (تحفۃ الندوہ ٹائٹل پیج)

یعنی اے علماء ندوہ! اپنے کئے پر پشیمان ہو اور شرم کرو۔ تم نے میرے قتل کے فتوے دیئے اور حکام تک شکایتیں پہنچائیں لیکن کیا تمہارے ایسا کرنے سے میں ہلاک ہو گیا؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ خدا نے مجھے غلبہ دیا کیونکہ وہ لکھ چکا ہے کہ وہ اور اس کا رسول غالب رہیں گے۔ اے جنگ کرنے والو! خوب یاد رکھو کہ تم خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔ خدا کی قسم میں سچا ہوں اور خلاف بیان نہیں کرتا۔ اے رب میرا گواہ رہ کہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا اور مجھے بھی ان پیغمبروں میں شمار کر جو تیرا پیغام بے کھٹکے پہنچاتے ہیں۔

پھر آپ حقیقۃ الوحی صـ۳۸۶ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"اس امتحان کے بعد اگر فریق مخالف کا غلبہ رہا اور میرا غلبہ نہ ہوا تو میں کاذب ٹھیرونگا۔ ورنہ قوم پر لازم ہے کہ خدا سے ڈر کر آئندہ طریق تکذیب اور انکار چھوڑ دیں اور خدا کے رسل کا مقابلہ کر کے اپنی عاقبت خراب نہ کریں" ان حوالجات سے امور ذیل مستنبط ہیں۔ (۱) منجملہ دلائل صدق نبوت کے یہ ایک دلیل ہے۔ کہ خدا کے "نبی" "غالب ہوا کرتے ہیں (۲) گذشتہ انبیاء کا غلبہ ان کے نبی ہونے کا ثبوت ہے نہ کہ مجدد اور محدث ہونے کا (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دلیل کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا آپ کو خدا نے ہر میدان میں غلبہ عطا کیا۔

مالابار کیلئے مجاہدین کی ضرورت

تین چار ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ احباب ان مظالم کے متعلق تھوڑی سی سرگذشت اخبار کے صفحات میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ جو مالابار کے احمدیوں پر کئے گئے اگرچہ مخالفت بدستور جاری ہے افراد جماعت احمدیہ مالابار کو مخالفین نے ظلم وستم کا تختۂ مشق بنایا ہوا ہے لیکن اس ضمن میں یہ بات معلوم کر کے اطمینان وشکریہ کا باعث ہے۔ کہ ان مظلوم بھائیوں کی احمدی دوستوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جو امداد کی ہے۔ اس سے مالابار کے احمدیوں کو بہت تقویت حاصل ہوئی ہے۔ اور وہ مرکز و احباب سے بروقت امداد پہونچنے پر مخالفت کا مقابلہ صبر واستقلال کے ساتھ کر رہے ہیں۔

جن دوستوں نے اپنے ان غریب اور بیکس بھائیوں کی امداد کے لئے لبیک کہا ہے۔ ان میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کو دوسری جماعتوں پر نمایاں سبقت حاصل ہوئی ہے۔ ابھی تک مالابار کی جماعت کی مشکلات حل نہیں ہوئیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ نے جماعت مالابار کو مزید امداد بہم پہنچانے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جس طرح ملکانہ میں احباب نے اپنے آپکو تین تین ماہ کے لئے والنٹیر کیا تھا۔ ایسا ہی وہ اب بھی کریں۔ خود جائیں۔ یا معاوضہ میں اخراجات بھیج دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کو منظور فرمایا ہے۔ اور نظارت دعوت وتبلیغ کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ احباب کے ذریعہ سے مالابار کی جماعت کی اس وقت تک مدد کرتی رہے۔ تاوقتیکہ ان کو ظلم وستم سے نجات حاصل ہو۔ لہٰذا میں تمام احباب کو اس کار خیر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ احباب اس کام کے لئے اپنے نام جلد سے جلد پیش کریں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً۔ یعنی مومن دوسرے مومن کے لئے ایک ایسی عمارت کی طرح ہوتا ہے کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ اس لئے اجتماعی فریضہ کو نظر انداز کرنے کے یہ معنی ہونگے۔ کہ اپنی بنیادوں کو خود اپنے ہاتھوں سے کھوکھلا کیا جائے۔ آج جماعت احمدیہ دنیا میں اس لئے کھڑی کی گئی ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو دوبارہ زندہ کرے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ اپنی ممتاز حیثیت کو اس اڑے وقت پر جو مالابار میں بھائیوں کو درپیش ہے۔ بھولے گی نہیں۔ اور ہمارے مجاہدین جلد سے جلد اپنے آپ کو اس کار خیر کے لئے پیش کریں گے۔ (ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

فہرست نومبایعین ۱۹۳۴ء

نمبر	نام	مقام
۱۵۴۶	غلام حسین صاحب	ضلع کیمبل پور
۱۵۴۷	فقیر محمد صاحب	" جالندھر
۱۵۴۸	شیخ نذیر صاحب	بالیسر
۱۵۴۹	محمد جیون صاحب	ضلع ہوشیارپور
۱۵۵۰	مرید محمد صاحب	" شیخوپورہ
۱۵۵۱	غلام رسول صاحب	" "
۱۵۵۲	عباس علی خان	علاقہ پونچھ
۱۵۵۳	سید بیگم صاحبہ	"
۱۵۵۴	زیب النساء صاحبہ	"
۱۵۵۵	دتا صاحب	"
۱۵۵۶	اللہ دتا صاحب	"
۱۵۵۷	چوہڑ خان صاحب	"
۱۵۵۸	محمد الدین صاحب	"
۱۵۵۹	کاکا خان صاحب	"
۱۵۶۰	کرم الدین صاحب	"
۱۵۶۱	مٹھو صاحب	جہلم
۱۵۶۲	عزیز دین صاحب	سیالکوٹ
۱۵۶۳	سید حسین صاحب	شیموگہ
۱۵۶۴	میاں الحمید خان صاحب	کوئٹہ
۱۵۶۵	ماسٹر نذیر احمد صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۵۶۶	نذیر احمد صاحب	دہلی
۱۵۶۷	فتح خان صاحب	چکوال
۱۵۶۸	عبد الرحمٰن صاحب	لائل پور
۱۵۶۹	محمد شریف صاحب	"
۱۵۷۰	حسنہ خاتون صاحبہ	بھاگل پور
۱۵۷۱	فاطمہ صاحبہ اہلیہ کرم الٰہی صاحب	ہوشیارپور
۱۵۷۲	غلام علی صاحب	گھیری
۱۵۷۳	فضل الدین صاحب	منٹگمری
۱۵۷۴	غلام حیدر صاحب	"
۱۵۷۵	یار محمد خان صاحب	مردان
۱۵۷۶	بیگم بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۱۵۷۷	غلام فاطمہ صاحبہ	کوئٹہ
۱۵۷۸	الیاس صاحب	بھونگر
۱۵۷۹	شیر محمد رحمان صاحب	"
۱۵۸۰	منشو بھائی اسحاق صاحب	"
۱۵۸۱	امیر بیگم صاحبہ	ضلع ہوشیارپور

۱۵۸۲ فضل الٰہی صاحب ضلع ہوشیارپور۔ ۱۵۸۳ عبد العزیز صاحب بنگلور۔ ۱۵۸۴ محمد یعقوب صاحب مونگیر۔ ۱۵۸۵ محمد رمضان صاحب میسور۔ ۱۵۸۶ حبیب احمد صاحب رضوی۔ ۱۵۸۷ اشرف علی صاحب ... ۱۵۸۸ خدا دوست صاحب ... ۱۵۸۹ ... ۱۵۹۰ رحمت علی صاحب ضلع جالندھر ۱۵۹۱ ڈاکٹر محمد امیر خان صاحب بہاول پور۔ ۱۵۹۲ حاکم علی صاحب راولپنڈی۔

ایک قابل امداد بھائی

ایک صاحب نابینا عمر قریباً ۴۵ سال تحصیل نکودر ضلع جالندھر موضع اکبر پورہ کے اصل رہنے والے ہیں۔ احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی گذشتہ آمدنی کی صورت جاتی رہی ہے۔ جس مسجد میں وہ رہتے تھے۔ وہاں سے ان کو نکال دیا گیا ہے۔ اگر کوئی جماعت ان کو امام مسجد کے طور پر رکھنا چاہتی ہو۔ تو دفتر تعلیم وتربیت میں اطلاع دے۔ یہ صاحب اس کام کے بخوبی اہل ہیں۔ اور تھوڑی سی امداد کھانے کپڑے کی جو جماعت کی طرف سے ان کو ملے گی۔ اس سے ان کا گذارہ ہو سکے گا۔ جماعتیں اس بارہ میں ضرور توجہ فرمائیں۔ (ناظر تعلیم وتربیت۔ قادیان)

ممبران احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کو اطلاع

(۱) احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور اللہ تعالےٰ کے فضل سے باقاعدہ کام کر رہی ہے۔ لیکن بعض بیرونی ممبر ترسیل چندہ میں کوتاہی سے کام لے رہے ہیں۔ لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے احباب مہربانی فرما کر اپنے بقایاجات صاف کرنے کی کوشش فرمائیں۔ وگرنہ بصورت دیگر ہم ان کی خدمت میں ٹریکٹ بھیجنے سے قطعی طور پر معذور ہونگے۔

(۲) آئندہ کے لئے ماسٹر رحمت علی صاحب کی بجائے خاکسار کو جنرل سکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے احباب خط وکتابت وترسیل چندہ کے لئے مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھا کریں۔ ملک شبیر احمد سکرٹری احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ الراعی بلڈنگ لاہور

اعلان ضروری

ایک مخلص نوجوان جو انٹرنس تک تعلیم یافتہ ہے۔ اس کے والد صاحب بہت مخلص صحابی تھے۔ عرصہ سے بیکار اور سخت مالی مشکلات میں ہے۔ نوجوان ذہین اور ہونہار ہے۔ انٹرنس کے امتحان میں فسٹ ڈویژن میں پاس ہوا ہے۔ اگر کوئی دوست اس کے لئے ملازمت تلاش کریں گے۔ تو یہ عین ثواب کا موجب ہوگا۔ نظارت امور عامہ بڑے زور سے سفارش کرتی ہے۔ تمام خط وکتابت بذریعہ نظارت امور عامہ قادیان ہو۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت بلجیم نے برسلز سے ۲۴ اگست کی اطلاع کے مطابق تمام اقوام کو ایک بین الاقوامی کانفرنس میں مدعو کیا ہے۔ جو جون ۱۹۳۵ء میں منعقد ہوگی۔ اور جس میں جنگ کے لئے نئے قوانین مرتب کر کے ان پر غور و خوض کیا جائیگا۔

مسٹر ڈیویداس گاندھی کے متعلق نئی دہلی سے ۲۵ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ وہ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی دہلی سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

شملہ سے ۲۶ اگست کی اطلاع ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر ۱ اکتوبر کو شملہ سے بند ہو کر ۸ اکتوبر کو لاہور میں کھلیں گے۔

لنڈن سے ۲۵ اگست کی اطلاع ہے کہ والیان ریاست نے ملک معظم کے ساتھ اپنی دلی عقیدت کا ثبوت پیش کرنے کی غرض سے نئی دہلی میں آپ کا ایک مجسمہ نصب کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ ملک معظم کا مجسمہ اس صورت کا ہوگا۔ جیسا آپ نے ۱۹۱۱ء میں دہلی میں تاج پوشی کے جشن پر خاص لباس زیب تن کیا تھا۔ صرف مجسمہ ۱۸ فٹ اونچا ہوگا۔

یہودیوں کی ایک کانفرنس نے جنیوا سے ۲۵ اگست کی اطلاع کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام نازی جرمنوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ یہ اقدام جرمنی کے اس رویہ کے جواب میں ہے جس کا اظہار جرمنی نے یہودیوں کو اپنے ملک سے نکال کر کیا تھا۔

سوویٹ اور امریکہ کے مابین قرضہ کے سلسلہ میں واشنگٹن سے ۲۷ اگست کی اطلاع ہے کہ ابھی تک اس کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ سوویٹ کے ذمہ پچاس کروڑ ڈالر قرضہ ہے۔ جو امریکہ وصول نہیں کر سکا۔ اور قرضہ کی ادائیگی کے مسئلہ کا تصفیہ ناممکن ہوگیا ہے۔

افغانستان کی تجارتی نمائش کے متعلق لنڈن کا اخبار "فنانشل ٹائمز" رقمطراز ہے۔ کہ اس نمائش میں برطانیہ نے سوتی مال۔ چینی اور بلور کے برتن۔ بائیسکلیں۔ بوٹ جوتے اور دیگر سامان بھیجا۔ جرمنی۔ فرانس روس۔ جاپان اطالیہ اور ہندوستان نے بھی نمائش میں حصہ لیا۔ افغان نیشنل بنک نے اس نمائش کے ذریعہ غیر ممالک سے براہ راست تجارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ نمائش میں آنے والی اشیاء کا ہندوستان سے کابل تک کا کرایہ بنک مذکور نے ادا کیا اور واپسی کا کرایہ بھی بنک نے دیا۔

جاپان کے وزیر مال نے ٹوکیو سے ۲۵ اگست کی اطلاع کے مطابق ایک اخباری نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ ابھی تک روس اور جاپان اپنے امور داخلہ کی پیچیدگیوں میں اتنے منہمک ہیں۔ کہ آپس میں جنگ کا کوئی امکان نہیں۔

کابل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گردیز سے خوست اور ارگون تک ٹیلیفون کا سلسلہ مکمل ہو کر پیغام رسانی کا کام شروع ہوگیا ہے۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل صدر کانگرس نے بمبئی سے ۲۵ اگست کی اطلاع کے مطابق ایک اعلان کیا ہے۔ جس میں غیر مبہم الفاظ میں یہ بات واضح کی ہے۔ کہ پنڈت مالویہ کی نیشنلسٹ پارٹی کو کانگرس سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کا لائحہ عمل اور کانگرس کے اصول بالکل برعکس ہیں۔

ہندوستان کی موجودہ صورت حالات کے متعلق ڈیلی ایکسپریس لنڈن میں اس کے نامہ نگار مقیم بمبئی کی طرف سے ایک چٹھی شائع ہوئی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ گاندھی جی کی طاقت اب کمزور ہوتی جارہی ہے۔ جن لوگوں پر انہیں بھروسہ تھا وہ بھی ان کا ساتھ چھوڑتے جارہے ہیں۔ مالویہ اور انیے کے علیحدہ ہونے سے گاندھی ازم کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے گاندھی جی اب ایک ایسا برت رکھنا چاہتے ہیں۔ جسے "مرن برت" کہا جا سکے۔

ٹوکیو سے ۲۴ اگست کی خبر ہے کہ حکومت جاپان نے جہاز سازی کے لئے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کے رو سے پانچ سال کے اندر دو کروڑ چالیس لاکھ ین کی رقم صرف کی جائیگی۔ اس سکیم کے ماتحت پرانے جہازوں کو نئے جہازوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

بمبئی کونسل کے ایک اجلاس میں پونہ کی اطلاع کے مطابق ہز ایکسی لنسی گورنر بمبئی کے خانگی اخراجات میں کمی کے متعلق کئی سوالات دریافت کئے گئے۔ وزیر مال نے بیان کیا۔ کہ گذشتہ چند سالوں کے اندر ہز ایکسی لنسی کے اخراجات میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی کمی ہوگئی ہے۔

میونچ سے ۲۳ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں نے ریسرچ کی غرض سے ۲۳ ہندوستانی طلباء کو وظائف دئے ہیں۔ تاکہ ہندوستانیوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور ریسرچ کا ضروری کام جاری رہے۔

خان عبد الغفار خان سرحدی کانگرسی لیڈر اور ان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب کو ۲۷ اگست ہزاری باغ جیل سے رہا کر دیا گیا۔ مگر اس شرط پر کہ وہ پنجاب اور سرحدی صوبہ میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔

ریاست مانگرول میں ذبیحہ گائے کے خلاف بطور پروٹسٹ ایک پنڈت رام چندر شرما نے جو برت رکھا ہوا تھا۔ بمبئی سے ۲۷ اگست کی اطلاع ہے کہ اس نے ۲۲ روز کے بعد برت توڑ دیا ہے۔ اس کی وجہ وہ جواب معلوم ہوتا ہے۔ ریاست منگرول نے ہندوؤں کو دیا۔ کہ وہ ذبیحہ گائے کی اجازت کو کسی صورت میں واپس لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

برلن سے ۲۷ اگست کی اطلاع ہے کہ جرمن ریلوے سٹیشنوں پر اخبارات کی دوکانوں کے مالکوں کو حکام نے متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنی دوکانوں پر غیر ملکی اخبارات کو نمایاں طور پر نہ رکھیں۔ کیونکہ جرمن اخبارات بیچنا ان کا پہلا فرض ہے۔ یہ بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ غیر ملکی اخبارات کو فروغ دینے کے جو طریق اختیار کئے جاتے ہیں وہ سب ترک کر دئے جائیں۔

ہر ہٹلر نے ۲۶ اگست کو ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہا۔ بین الاقوامی گروہ ہمیں ہر طریق سے نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ لیکن ہم کسی طرح سے جھکنے کو تیار نہیں۔ آئندہ ہزار سال بھی جرمن اسی طرح زندہ رہیں گے۔ جس طرح وہ پہلے رہتے آئے ہیں۔

آنریبل سر فیروز خان نون وزیر تعلیم حکومت پنجاب نے ۲۶ اگست کو ملتان میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کونسلوں اور اسمبلی کے لئے صرف ان امیدواروں کو ووٹ دینے چاہئیں۔ جو قومی مفاد کو نقصان نہ پہنچائیں اگر کانگرسی مسلمان کونسلوں میں داخل ہوگئے تو مسلمانوں کی اکثریت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت مسلم کانفرنس ہے۔ مسلمانوں کو اس کے ٹکٹ پر ہی الیکشن لڑنا چاہیئے۔

دریائے گنگا میں خوفناک سیلاب آنے کی وجہ سے کلکتہ سے ۲۶ اگست کو اطلاع کے مطابق ضلع مظفر پور کے چودہ دیہات پانی میں ڈوب گئے۔ اسی طرح ضلع پٹنہ کے ۷۵ گاؤں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ مصیبت زدگان کو کشتیوں کے ذریعہ کھانا پہنچایا جارہا ہے۔

کونسل آف سٹیٹ میں آنریبل مسٹر جے سی بینرجی نے یہ سوال دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کسی عدالت سے سزایاب ہونے والا آدمی اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اگر درست ہے تو قید کی میعاد کیا ہے۔ نیز سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزا یافتہ اشخاص کے متعلق اتنا بتایا جائے کہ کیا [illegible] ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی